

برگزیں ماہ کی یکم و ۱۶
تاریخ کو شائع ہوتا ہے

مجلس کزنہ حزب تصا بھیرہ و ادارہ عالیہ محمدیہ کا ترجمان

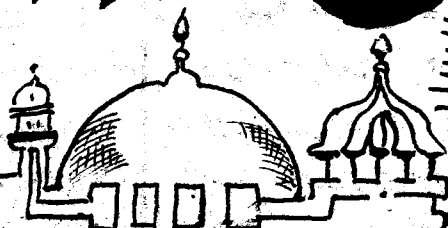
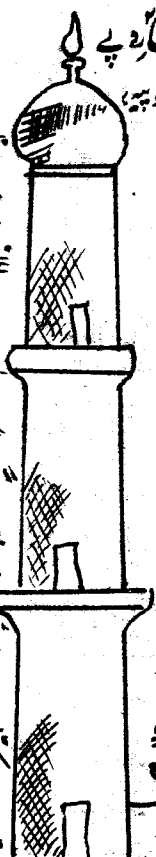
چند سالانہ عائد ہے
(غرامت سے ڈیڑھ روپیہ)

مسلم

پتہ دار دفتر کا

جریدہ

مدیر مسئول: غفور احمد بٹوی
مدیر عام: محمد ہادی قاسمی



نمبر ۳۳

بھیرہ پنجاب ۲۷ شعبان ۱۳۵۹ھ بمطابق یکم اکتوبر ۱۹۴۰ء

جلد ۱۱

اٹکے دین کی مدد کرو! زکوٰۃ و صدقات کا صحیح مصرف

زکوٰۃ اسلام کے اہم ارکان دین میں سے ہے ہر صاحب نصاب مان کا فرض ہے کہ اس اہم فریضہ سے سبکدوش ہو۔ اہ رجب و شعبان و رمضان میں ان اپنے اموال کا حساب کر کے زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے وقت اس امر کا خیال رکھنا بی ضروری ہے کہ زکوٰۃ کارہ پر اسلام کی بہتری و سر بلندی و تعلیم اسلام کے بقا کچھ صرف ہو۔ دور حاضر میں اسلامی سلطنت کے زوال کے بعد بیت المال نہ ہونے کی وجہ سے مدارس عربیہ نہایت ہی کم ہوتے ہیں۔ انھیں امداد دینے کے لیے دو دین قرآن و حدیث کی اشاعت کی طرف مسلمانوں کی توجہ کم ہو رہی ہے۔ ان حالات میں مسلمانوں کا فرض ہے کہ خاص دینی تعلیم کا سلسلہ قائم رکھنے کے لیے مدارس عربیہ کی مالی اعادہ کریں۔ علمائے کرام کے فائدے کے مطابق زکوٰۃ و صدقات کا بہترین مصرف طالبان علوم و دینی ہی ہو سکتے ہیں لہذا اجماع علما وین و ارباب کرم کی خدمت میں درخواست ہے کہ زکوٰۃ دینے وقت حزب الانصار کے قائم کردہ مدارس کو فراوانی سے فرمائیں۔ ایسے بہت سے حضرات بھی ہیں جو شمس الاسلام کے مطالعہ کے شائق ہیں لیکن وہ غربت کی وجہ سے اسکا سالانہ چندہ ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ اگر ان حضرات کے نام دیا اپنے ہاں کے غیر مستطیع مگر تعلیمی جذبہ رکھنے والے مسلمانوں کے نام زکوٰۃ منڈے شمس الاسلام ایک ایک سال کے لیے جاری کر دیا جائے تو ان صورت میں زکوٰۃ بھی ادا ہو جائیگی اور دین کی تبلیغ بھی اس طریق پر ہوگی۔ امید ہے کہ ارباب دولت و ثروت مسلمان حضرات اس اپیل پر توجہ فرما کر مندا اندر اجرو و عدا لک

مسلمہ ہونے تمام انعام و ثواب کی طرف توجہ فرمائی جائے۔ غفور احمد بٹوی مدیر مسئول

ملاحضات

تعلیم الاسلام | دارالعلوم عربیہ مجیرہ اور حزب النصار کے قائم کردہ دیگر مدارس پر جو تعطیلات ۱۲ اشہبان سے بند ہو چکے ہیں۔ ۵۔ رشوال المکرّم کو مدارس کا افتتاح ہوگا جو طلبہ ان مدارس میں تعلیم حاصل کرنا چاہیں، وہ ۱۰ اشوال پہلے مدارس میں حاضر ہو جائیں۔

پہلے مدارس میں حاضر ہو جائیں۔

سُرخ پَہل کا نشان

یہاں سُرُخ پِنسَل کا نشان اُن حضرات کی آگاہی کے لئے لگا یا گیا ہے جن کے چنڈہ کی میعاد ۱۴ اگست دیکھ ستمبر کو ختم ہو چکی ہے۔ گذشتہ اشاعت میں بھی سُرُخ نشان لگا کر ان حضرات کو میعاد کے اختتام کی اطلاع دی گئی تھی لیکن ان میں سے اکثر حضرات نے اب تک چنڈہ ارسال نہیں فرمایا۔ ان حضرات کی خدمت میں استدعا کی جاتی ہے کہ وہ اپنی نہیں کی جائے گی اگر خدا کا ارادہ ہے۔ آئندہ خریداری کا ارادہ نہ ہو تو ایک کارڈ کے ذریعے دفتر کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ اگر آپ نے چنڈہ نہ بھیجا یا خریداری سے انکاری کی اطلاع نہ دی تو "شمس الاسلام" آئندہ روانہ نہ کیا جائے گا۔

تبلیغ الاسلام | ۱۳-۱۴ و ۱۵
شعبان المعظم کو

موجد میں شاندار تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ فوج محمدی انصار نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں نمایاں حصہ لیا۔ حضرت امیر حزب الانصار اور مولانا محمد حسین صاحب شوق کی بصیرت افروز تقاریر سے حاضرین مجید محفوظ ہوئے۔ ضلع میانوالی میں موجد کا تقصیبہ شیعوں کا تبلیغی مرکز بن چکا ہے۔ لہذا ایسے مقام پر تبلیغی جلسہ کا انعقاد مجید مضید ثابت ہوا۔

موضع احمد یوریالی تحصیل

شوکت ضلع جنگ (۱۹۱۸ء)
۲۰ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو شاندار تبلیغی
جلسہ منعقد ہوا جس میں شمولیت
کے لئے حضرت امیر عبدالناصر
دعوتہ کو مدعو کر رکھے ہیں۔

مولانا منیر شاہ صاحب نے

تحریک فوج محمدی

حضرت صاحبزادہ محمد زین الدین
صاحبِ بزرگمقام کی سامی جمیلہ سے
موضعِ لہان خود مصلحِ کیمبل پڑھیں
جماعتِ قائم ہو چکی ہے ۔ ۳۰۔ اشخاص
انصاریوں شامل ہوئے ۔

کھنڈیں ۲۶ - ۲۷ شہان کو
تعلیمی کمیپ منعقد ہوئی وہاں اسکی
کارروائی اشاعت آئندہ میں مع جہتی -

مُرخ پیل کا نشان

اُن حضرات کی اطلاع کے لئے جن کے چندہ کی مبعودہ کیلیم اکتوبر کو ختم ہوئی۔ برادر کرم یہ حضرات بھی چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ اگر خدا نخواستہ آئندہ خریداری کا ارادہ نہ ہو تو پوسٹ کارڈ کے ذریعے دفتر کو مطلع فرمائیں۔
نماز مند:-

غلام حسین فیجر "شمس الاسلام"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ماہ رمضان اور اُس کا مقدس پروگرام

سے فارغ ہو کر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور آمین فرمانے کا سبب دریافت کیا گیا۔ تو منجملہ تین آمینوں کے ایک آمین کی نسبت یہ فرمایا: ”جبریلؑ نے دعا کی تھی، بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَهُ يُغْفَرُ لَهُ (ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان پایا اور اس کی مغفرت نہ کی گئی) تو میں نے جبریلؑ کی اس دعا پر آمین کہی تھی“

ایمان والے مسلمان اس روایت پر غور کریں۔ کہ ”رمضان“ میں طاعت، عبادت کے ذریعے مغفرت نہ پانے والے کے لئے جبریلؑ جیسے مقرب فرشتے بدعا کرتے ہیں۔ اور حبیب رب العالمینؐ جیسے پیغمبرؐ بنی (صلی اللہ علیہ وسلم) ”آمین“ فرماتے ہیں۔ تو ایسے بد نصیب مسلمان کا حشر کیا ہوگا؟

اجابت دعا کا مہینہ

اس قسم کی روایات کے ساتھ ایسی روایات پر بھی نظر ڈالیں جنہیں بنی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے ”رمضان کا مہینہ جو بڑی برکت والا ہے آگیا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں۔ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور دعائیں قبول کرتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں فرمایا ”رمضان المبارک میں رب دن ”جہنم“ کے قیدی رہ گئے جاتے ہیں اور رات دن میں مسلمان کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا ”تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ان میں سے ایک روزہ دار کی افطار کے وقت“ ایک اور حدیث میں فرمایا ”روزانہ اخیر شب میں روزہ داروں کی مغفرت کیجاتی

حَاصِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسْلِمًا۔ ماہ شعبان جو اعمال کے جائزہ اور سال آئندہ کی فہرستوں نیکی، بدی، تنگی، فراخی، صحت، بیماری، موت، زندگی کے مرتب ہونے کا مہینہ ہے۔ وہ جہنم ہو چکا ہے۔ اس کے بعد جہنم سے آزادی دلائے والا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ شاہی جشن سالگرہ کے موقع پر کتنے قیدی داسیر رہ گئے جاتے ہیں۔ تاریخ جشن سالگرہ سے پہلے ہی کتنے آزادی کی قدر کرنے والے جیل کی تنگی سے تنگ آکر اس کی سعی و کوشش کرتے ہیں کہ اس موقع پر آزاد کئے جانے والوں کی فہرست میں ہمارا بھی نام آجائے۔ اسی طرح ”جہنم“ کے ہر ایک قیدی گھمگھم کر کہے ”ماہ رمضان“ میں ایک موقع سال کے سال ملتا ہے کہ وہ جہنم سے رہائی کی اپنے لئے سعی و کوشش کر لے۔ روایات کی سعی اور قسم کی ہوتی ہے اور دنیا کی کوشش اور قسم کی ہوتی ہے۔ دنیا میں دو پیرا پیسہ ریت، رسم، سعی، سفارش، دینے، لینے سے کام چل جاتا ہے۔ تو آخرت میں طاعت، عبادت، عاجزی، فروتنی، نیکی، حسن عمل اور سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عمل کرنے، شرعی پروگرام کو اپنا دستور العمل بنانے سے کام چل سکتا ہے۔

بد نصیب انسان

حدیث کی ایک روایت میں آتا ہے ”بد قسمت ہے وہ جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور جہنم سے آزادی حاصل نہ کی“ حدیث کی ایک اور روایت میں آتا ہے بنی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ایک مرتبہ وعظ فرمانے کے لئے منبر پر چڑھ رہے تھے، تو ہر شیخ پر آمین فرمانے کی آواز حاضرین نے سنی جب وعظ

ہے ۹ تو ماہ رمضان کی عظمت و جلالت کھل کر سامنے آ جاتی ہے دروغات و عبادت کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔

ایسی عظمت و جلالت، برکت، رحمت، مغفرت والے مہینہ کی آمد پر یا مہینہ کے درمیان میں یا آخر میں ”مجھ“ جیسے سیدہ کاموں میں سے کسی کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو کہ ان رحمت و مغفرت والے دلوں میں ہمارا نام بھی نہ ہو ہونے والوں کی فہرست میں آجائے، تو کیا اعمال و افعال اختیار کئے جاتیں؟ اس لئے خیال ہو کہ اس مبارک مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے ہی نبی کریم علیہ النجۃ و السلام کا ارشاد فرمودہ ”پر و گرام“ شائع کر دیا جائے۔ مگر تو مسلمانوں میں تو سنی صدی رکھتے ہیں۔ اس لئے اس کے افکار و سحر کے نقشے تو تاجر لوگ بھی اپنے تجارتی شہنشاہوں میں شائع کر دیتے ہیں۔ مگر جہنم سے آزادی کی فکر نصیحتی ”پانچ“ کو بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے جہنم سے آزادی حاصل کرنے کا ”پر و گرام“ کوئی تاجر، یا سوداگر شائع نہیں کرتا۔ کہ اس میں تجارت کا فروغ نہیں ہوتا۔ لہذا ”جہنم“ سے رہائی حاصل کرنے کا ”پر و گرام“ معتبر کتب حدیث سے اخذ کر کے شائع کیا جاتا ہے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بند کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تو یہ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے ہندی مسلمانوں کی ایک نئی خدمت ہوگی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث میں ماہ رمضان کے متعلق جتنا کچھ یکجا طور پر مل جاتا ہے، اتنا اور روایات میں یکجا طور پر نہیں ملتا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر کے مختلف روایات میں یہ ساری چیزیں مل جاتی ہیں۔ اسی لئے اس کی سند کا ضعف ناقابل اعتبار ہو جاتا ہے۔ اس میں ایک ایک چیز علیحدہ علیحدہ سندوں سے نقل کی جائے تو اخبارات کے صفحات کی تنگی اس کو برداشت نہ کر سکے گی۔ لہذا ہم نے اس روایت کو اس کی سند سے بے نیاز ہو کر پیش کرنا مناسب سمجھا۔ اصل روایت کے

الفاظ و اوران کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ درمیان درمیان میں بعض دوسری روایات کا ترجمہ بھی تائیداً پیش کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے لئے بھی نجات کا کچھ سامان ہو جائے۔

آسمانی کتابوں کا نزول ماہ رمضان میں

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص اور شہور صحابی ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ شعبان کی آخری تاریخ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعظ فرمایا۔ اس وعظ میں ارشاد ہوا فقال یا ایہا الناس قد اظلمکم شہر عظیم مبادک فرمایا اسے دو! تم پر ایک مہینہ جو بہت بڑا اور بڑی برکت والا ہے۔ وہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ اس مہینہ کی عظمت اور برکت ان روایات سے بھی ظاہر ہوتی ہے جن میں ذکر آیا ہے کہ ”اقبصار سابقین علیہم السلام پر جو کتابیں آتری ہیں اور جو صحیفے نازل ہوئے ہیں وہ اسی مبارک مہینہ میں آئے ہیں۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جو صحیفے آئے تھے وہ رمضان ہی کی پہلی یا تیسری کو آئے تھے حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور جیسی مقدس کتاب اسی ماہ رمضان ہی کی بارہ یا اٹھارہ تاریخ کو ملی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ”توریت“ جیسی ہدایت والی کتاب ”رمضان“ کی سولہویں کو ملی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ”انجیل مقدس“ بارہ یا تیرہ ”رمضان“ ہی کو ملی تھی۔ آسمانی کتابوں میں سب زیادہ عظمت والی جو قیامت تک اپنے حال پر رہنے والی مبارک کتاب ہے ”قرآن کریم“ اس کا نزول بھی مکمل کے محل کا ”لوح محفوظ“ سے آسمان اول پر اسی ماہ رمضان میں ہوا تھا جیسا کہ خود قرآن مجید میں مذکور ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن، رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں

قرآن مجید نازل کیا گیا۔

رمضان کی ایک مقدس ترین رات

شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر" اسی مہینہ میں ایک رات آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے "وہی مبارک رات جس کے متعلق قرآن مجید نے فرمایا: "وما آخراہک ما لیلۃ القدر" لیلۃ القدر خیر من الف شہر" تم جانتے ہو لیلۃ القدر کیسی رات ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بڑھ کر ایک رات ہے "قرآن کریم نے اس رات کی قدر و منزلت تو بیان فرمائی، مگر اس کے سہ کار نامہ نہیں بتایا کتب حدیث کی روایات سے اس کا پتہ چلتا ہے کہ وہ "مبارک رات" رمضان ہی میں آتی ہے جیسا کہ اس روایت میں بھی ہے۔ اس رات کی فضیلت اور اس کا پروگرام چونکہ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اس کو علیحدہ ہی اللہ تعالیٰ شانہ کیا جائے گا۔

نماز تراویح کی اہمیت

شہر جعلی اللہ صیامہ فریضۃ و قیام لیلۃ نظوفا " اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کر دیئے ہیں اور نماز کا قیام موجب اجر و ثواب قرار دیا ہے حضرات علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ ماہ رمضان کی راتوں میں قیام کی مقدار کم سے کم نماز تراویح کی بقدر سنت ہے "اس کو بھی مسلمان ادا کریں تراویح کا ادا کرنا سنت ہے خفیہ کے نزدیک تراویح میں رکعت سون ہیں حضرت شیخ محدث دہلوی نے کتب فقہ سے نقل کیا ہے اگر کسی شہر کے مسلمان تراویح چھوڑ دیں تو امام وقت ان سے مقابلہ کرے " تراویح کی نماز مستقل ایک سنت ہے اور پورے ماہ رمضان میں ایک مرتبہ قرآن کریم کا ختم کرنا تراویح میں یہ ایک ایک مستقل سنت ہے۔ دس پانچ دن کی تراویح میں قرآن حکیم ختم کر کے تراویح کا چھوڑنا جائز نہیں۔ قرآن مجید جس تاریخ کو بھی ختم ہو جائے۔ اس کے بعد تراویح اخیر نہ پڑھنا "مک

پڑھنا سنت ہے۔

ماہ رمضان میں نیکیوں کا اجر عظیم

من تقرب فیہ بخصلة کان کم من ادی فریضۃ فیما سواہ و من ادی فریضۃ فیہ کان کم من ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ۔ اس مہینہ میں کسی معمولی نیکی سے قربت الہی حاصل کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں کوئی فریضہ کے ذریعہ قربت حاصل کرے۔ اور جو شخص اس مہینہ میں فرض ادا کرے تو وہ ایسا ہے جیسا کسی نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے " ماہ رمضان کی یہ خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نوافل و سنن کو فریضہ کا رتبہ عطا فرمایا۔ اور فریضہ کو ستر فرضوں کی برابر قرار دیا ہے کیونکہ رمضان کے متعلق احادیث میں آیا ہے "اس مبارک مہینہ میں دریا کی مچھلیاں امت محمدیہ کے لئے دعائیں کرتی ہیں" ایک اور روایت میں ہے "مکشش شیاطین قید کر دیئے جلتے ہیں" ایک اور روایت میں ہے "روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے" پھر نوافل "اجرو ثواب میں" فریضہ کے ہم پلہ ہو جائیں اور فرائض کا درجہ ستر گنا ہو جائے تو کیا بعید ہے۔

صبر کا مہینہ

هو شہر الصبر والصبر ثوابہ الجنة۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے "سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو اس مہینہ کو صبر کا مہینہ ارشاد فرماتے ہیں اور ہم انکے کلمہ گو اسی مہینہ میں ہر قسم کی بے صبری کے نمونے دکھلاتے ہیں۔ مہینہ شروع ہونے سے پہلے ہی کھانے پینے کے سامان فراہم کرنے میں بے صبری کرتے ہیں افطار کے انتظام میں بے صبری کرتے ہیں اور افطار کے وقت کی بے صبری تو اپنا جواب نہیں رکھتی۔ یہ تو کھانے پینے کی بے صبریاں ہوئیں۔ جھوٹ، غیبت، غیظ، غضب کی بے صبریاں خدا کی پناہ!

کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ صحابہ رضی عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی عطا فرمائیں گے، جو ایک کھجور، ایک گھونٹ پانی، ایک گھونٹ لسی سے بھی افطار کر دے گا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ہوتے ہوئے ان لوگوں کے لئے کوئی بھی گنجائش نہیں رہتی، جو دوسروں کے یہاں افطار کرتے ہوئے گھبراتے اور کہتے ہیں کہ روزے کی شدت تو ہم نے برداشت کی، ثواب دوسروں کو کیوں ملے۔

ومن اسقى صائماً سقاء الله من حوضي شربة لا يظما، حتى يدخل الجنة۔ جو شخص روزہ دار کو پانی پلائے۔ اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا پانی پلائیں گے، جو ان کو بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ، جو روزہ داروں کی خدمت کرتے ان کو کھانا کھلاتے، شربت دودھ پلاتے ہیں۔ تو ان کے اجر کا اندازہ کیا لگایا جاسکتا ہے جبکہ صرف پانی پلانے پر جو بنی کا پانی قیامت کے تپے ہوئے میدان اور پیاس کی شدت کے دقت پلانے کا وعدہ کیا جا رہا ہے۔

جہنم سے آزادی اور رحمت و مغفرت کا مہینہ

ہو شہر واولہ رحمتہ وادسطہ مغفرتہ و اخرہ عتق من النار من خفف عن ملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقه من النار۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کے اول صد میں رحمت ہے درمیان میں مغفرت ہے اور آخر میں جہنم سے آزادی ہے۔ جو اس مہینہ میں اپنے غلام، ملازم، خادم پر کاموں کو ہلکا کر دے، ان کے روزہ کی رعایت کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت اور جہنم سے رہائی کا وعدہ فرماتے ہیں۔ ہر مہینہ میں تین عشرہ ہوتے ہیں۔ رمضان

پھر بتلائے۔ ایسی بے صبریوں کے روزے رکھ کر جنت کی امید کیسے کی جاسکتی ہے جبکہ ایک اور روایت میں اس کی تصریح بھی موجود ہے کہ نہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو روزے کے ثمرات میں سے جھوکے رہنے کے سوا کچھ نہیں نصیب ہوتا۔

مسلمان کی غنخاری کا مہینہ

شہر المواساة و شہر یزاد رزق المؤمن فیہ یہ غنخاری کا مہینہ ہے اور اس مہینہ میں مؤمن کا رزق بڑھادیا جاتا ہے۔ یوں تو مسلمان کو مسلمان کے ساتھ ہر موقعہ اور ہر وقت میں غنخاری کرنی ضروری ہے۔ مگر رمضان کے مہینہ میں مسلمانوں کی غنخاری کی طرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی توجہ دلائی ہے۔ اس مہینہ میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ شاید کہ عام طور پر مسلمان اسی لئے اس مہینہ میں اناپ شناب، اتم کلم، افطار و سحر میں اتنا بے اندازہ کھا جاتے ہیں کہ "افطار کے بعد" نذر دوح" کا ادا کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور "سحر کے بعد صبح کی نماز" کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ درنہ اصل حقیقت یہ تھی کہ ایک کا رزق دو چار کے لئے ہو کر رزق کی زیادتی کا نمونہ بنتا اور اب دو چار کا رزق ایک اکیلا چٹ کر جاتا ہے۔

روزہ افطار کرانے والے کے لئے انعام الہی

من فطر فیہ صائماً کان مغفراً لذنوبہ و عتق رقبة من النار و کان له مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیء قالوا یا رسول اللہ لیس کذلکنا نجد ما یفطر الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ هذا الثواب من فطرہ صائماً علی قسوة او شربة ماء او مذقة لبن جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرے تو اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کو جہنم سے چھڑکا دیتا ہے اور روزہ دار

کے پہلے عشرہ کو "رحمت" دوسرے کو "معفرت" تیسرے کو "جہنم سے رہائی" کا عشرہ فرمایا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ سال کے سال گناہوں سے گنہگارہ کش رہتے ہیں اور طاعت و عبادت میں منہمک رہتے ہیں۔ ان کے لئے تو "رمضان" کے پہلے ہی دن سے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جو لوگ معمولی طاعت شکاری کے ساتھ کچھ نہ کچھ گناہوں میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں اور رمضان کے آتے ہی ایک دم گناہوں سے گنہگارہ کش ہو کر طاعت و عبادت میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تو ایک عشرہ تک رمضان کی برکتوں سے مالا مال ہوتے ہوئے معفرت کے حقدار بن جاتے ہیں۔ تو فرمایا "درمیان میں مغفرت ہے" اور جو لوگ سال کے سال طاعت و عبادت سے غافل اور نافرمانیوں میں مبتلا رہتے ہیں مگر رمضان کے آتے ہی گناہوں سے منہ موڑ کر ہم تن طاعت میں لگ جاتے ہیں تو بیس دن کے بعد ان کو بھی کم از کم اتنا تو ہو ہی جاتا ہے کہ وہ اگرچہ رحمت خاصہ مغفرت عامہ سے بہرہ ور نہ بھی ہوں "تاہم" جہنم سے نجات پا جاتے ہیں۔ اس لئے فرمایا "آخر میں اس کے لئے جہنم سے رہائی ہے" واللہ اعلم

ماہ رمضان میں چار چیزوں کی کثرت رکھو

واستکثروا فیہ من امر بع خصال خصلتین ترضون بہما ربکم وخصلتین لا غناء بکم عنہما فاما الخصلتان اللتان ترضون بہما ربکم فشهادة ان لا الہ الا اللہ وتستغفر وتہ واما خصلتان اللتان لا غناء بکم

عنہما فستلذون اللہ المجتہ وتعودون بہ من اللذات چار چیزوں کی اس مہینہ میں کثرت رکھا کرو۔ ان میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں وہ ہیں جن سے تم اپنے رب کو رہی کرو۔ لا الہ الا اللہ اور "استغفار" ان کی کثرت کرو۔ اور دوسری دو چیزیں جن سے تم کو چارہ نہیں ہے، وہ جنت کی طلب اور "جہنم سے پناہ" ہیں۔ اس ارشاد نبوی میں چار چیزوں کی تاکید ہے کہ رمضان میں ان کی کثرت کی جائے۔ لا الہ الا اللہ تو یہ وہ چیز ہے کہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں "افضل اذکار" ہے اور "جنت کی کنجی" ہے۔ اور "استغفار" کی کثرت، مصائب سے نجات دلانے والی اور گلو خلاصی کرانے والی ہے۔ اسی طرح "جنت" کی طلب اور "جہنم سے پناہ" کی دعاؤں کا حدیثوں میں انبار ہے۔ تو پھر "رمضان" جیسے بابرکت مہینہ میں کہ اجابت دعا کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔ ان چاروں کی کثرت کیا کچھ ثمرات نہ دلائے گی۔

مضمون اندازہ سے کچھ زیادہ طویل ہو گیا۔ تاہم مشائخ کبریٰ نے روزے کی شرائط جو بتلائی ہیں۔ ان کی اجمالی فہرست تو اور بھی دیکھ ہی لو۔ کھانے پینے اور صحبت سے بچنے کا نام تو روزہ ہی ہے۔ اپنی "آنکھ" اپنے "کان" اپنی "زبان" اپنے "پل" کے تمام اعضاء کو بچاتے ہوئے اور "مال حرام" سے بچتے ہوئے "ضدکی بے نیازی" کا نقشہ ہر دقت سامنے رکھو۔ دھا علینا "الا بسلاخ"۔ (منجانب مولانا سید معظم علی صاحب مینت دارالعلوم دیوبند)

رمضان المبارک کے متعلق مفید و معتبر مسائل

کے ہیں) اگر روزہ کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہ ہوگا۔ رمضان کے روزہ کی نیت آدمی دن شرعی تک کر سکتا ہے یعنی تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تک۔

روزے میں نیت کی ضرورت کا بیان
روزے میں نیت شرط ہے (نیت کے معنی دل کے ارادہ

اس کے بعد اگر نیت کرے گا۔ تو معتبر نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کرنی فرض نہیں۔ لیکن بہتر اور سبب ہے۔ کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کر لیا کرے۔ بِصَوْمٍ غِلٍّ نَوَيْتُ عَنْ شَهْرِ تَمُضَانَ۔ اگر افطار کے وقت ہی نیت کرے۔ تب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے، بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا پینا وغیرہ بلاشبہ درست ہے۔ نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

اُن باتوں کا بیان جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بھول کر کھانا پینا روزہ کو نہیں ٹوڑتا۔ بلا اختیار حلق میں گرد و غبار یا کھجی بچھ چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آٹا پیسے والے اور تمباکو کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے، اُس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے یا خود بخود قے آئے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے یا قے آکر خود بخود ٹوٹ جائے۔ ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اگرچہ خلل نہیں آتا۔ بلغم نکل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر قصداً قے کی، مگر تھوڑی سی (یعنی منہ بھر سے کم)، تو روزہ نہیں جاتا۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصداً ٹوٹا کر نکل گیا تو اس میں اختلاف ہے۔ اگر کوئی روزہ میں بھول کر کھاپی رہا ہے اور قوی و مندست ہے تو اس کو یاد دلادینا جائز ہے۔ اگر ضعیف و ناتوان ہے تو نہ یاد دلانا درست ہے۔ اگر خود بخود مسواک وغیرہ کرنے سے دانتوں میں خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزہ میں خلل نہیں آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی۔ اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا۔ تو روزہ میں خلل نہیں آتا۔ اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہوگئی تو روزہ میں ذرہ بھی نقصان نہیں آیا۔

جن باتوں سے قضا واجب ہوتی ہے۔ کان میں

یا ناک میں دو اڈالنا، قصداً منہ بھرتے کرنا، قصداً منہ بھرتے آمٹی تھی، اُس کو نکل جانا، کھجی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلے جانا یہ سب چیزیں روزہ کو توڑنے والی ہیں مگر صرف قضا آئے گی۔ کفارہ واجب نہیں۔ کنکر یا دوسے تانبے وغیرہ کو نکل جائے، تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔ رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھالی۔ تو اُس روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ دن باقی تھا، غلطی سے سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا، روزہ کھول لیا۔ تو قضا واجب ہوگی۔ کفارہ نہیں۔ چائے بوجھ کر بدل بھولنے کے صحبت کرنا، کھانا پینا، روزے کو توڑتا ہے اور قضا بھی آتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے۔ اس کی طاقت نہ ہو تو متواتر ساٹھ روزے رکھے۔ اس کی طاقت بھی نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو دنوں وقت کھانا کھلائے بفضل حال کسی عالم سے دریافت کریں)

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے اور جن مکروہ ہیں ہوتا

بلا ضرورت کسی شے کو چبانا، یا ننگ وغیرہ کا ذائقہ چکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے۔ قصداً منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نکل جانا مکروہ ہے۔ تمام دن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے اور روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ قصد کرنا۔ چھپنے لگنا، روزہ میں مکروہ ہے غیبت، بدگویی، لڑائی جھگڑا روزہ کو مکروہ کر دیتے ہیں۔ اور ثواب بہت کم رہ جاتا ہے۔ مسواک کرنا، سر پہ یا مونچھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں۔ سر پر لگانے سے یا سر پر لگا کر سوجانے سے روزہ میں کچھ خلل نہیں آتا۔ نادانقت لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں بالکل غلط ہے۔ خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں۔ اگر بیوی کو اپنے خاوند، نوکر کو اپنے آقا کے غصے کا اندیشہ ہو تو کھانے کا ننگ چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان

اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان

تورہ توڑنا جائز بلکہ واجب ہے۔ اگر کسی عذر سے روزے
قضا ہو گئے ہوں تو جب عذر جاتا رہے۔ جلداد اگر لینے چاہیں
کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں کیا خیر موت آجائے اور فرض
ذمہ پر رہے۔ مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور
مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلداد اگر لینا چاہیے۔ قضا رکھنے
میں اختیار ہے کہ متواتر یعنی نگار رکھے یا جدا جدا متفرق اگر
قضا رکھنے کا وقت پایا لیکن بغیر ادا کئے مر گیا تو مناسب
کہ وارث ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر ندم صدقہ کریں۔
اور اگر مال چھوڑ گیا ہے اور روزہ کے صدقہ کی وصیت کر گیا
ہے۔ تو ادا کرنا لازم و واجب ہے۔

سحر کھانے کا بیان اور فضیلت

روزہ کے لئے سحر کھانا مسنون ہے اور باعث ثواب ہے۔
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سحر کھایا کرو کہ
اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ یہ ضرور نہیں کہ خوب پیٹ بھر کر
کھائے بلکہ ایک پاد و لقمہ یا چھوٹے سے کاکڑ یا دو چار ڈالے
چالے گا۔ تب بھی سنت کا ثواب پائے گا۔ افضل اور بہتر یہ
ہے کہ رات کے آخری حصہ میں صبح صادق ہونے سے ذرا
پہلے کھائے۔ اگر دیر ہو گئی اور گمان غالب یہ ہے کہ صبح صادق
ہو گئی۔ تو سحر نہ کھانا چاہیے۔ اور اگر گمان غالب رات کا ہو
تو کھائے۔ پھر اگر کسی طرح معلوم نہ ہو کہ فی الحقیقت صبح ہو گئی
تو شام تک رکتا اور پھر قضا رکھنا لازم ہے۔ اور اگر کسی رات
یا مؤذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو سحر
کھانے کی ممانعت نہیں۔ جب تک صبح صادق نہ ہو جا
بلا تکلف کھاؤ پیو۔

روزہ افطار کرنے کا بیان

آفتاب غروب ہو جانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنی چاہئے
البتہ جس روزا برہو، احتیاط کے لئے ذرا دیر کرنا بہتر ہے۔

میں روزے نہ رکھے۔ تندرستی کے وقت قضا کرے۔ اگر روزہ رکھنے
کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہو جانے کا خوف ہے۔ تب بھی روزہ
چھوڑ دینا جائز ہے۔ پھر قضا رکھے۔ حاملہ کو اگر نیچے یا اپنی جان
کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا اور پھر قضا
کر لینا جائز ہے۔ اپنے یا غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ
رکھنے کی وجہ سے ضرر ہو تو قضا کر لینا جائز ہے۔ ہمارے لواح
کے چھتیس کو سبھی انگریزی اڑتالیس میل کا سفر ہو۔ یا اس
سے زیادہ ہو، وہ سفر شریعی کہلاتا ہے۔ یعنی ایسے سفر میں
مسافر کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ واپس آنے کے بعد
قضا کرے۔ اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے اپنے وطن واپس
پہنچ گیا۔ اور اب تک کچھ کھایا یا پیا نہیں۔ تو اس پر واجب ہے کہ
روزہ پورا کرے۔ کیونکہ اب سفر کا عذر باقی نہیں رہا۔ اگر
کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹہ میں
اڑتالیس میل پہنچ جائے گا۔ اس کے لئے بھی سفر کی نصت
یعنی نماز کا قصر اور افطار کی اجازت حاصل ہو جائے گی۔ بہت
بڑھا ضعیف جن کو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی
ہے۔ روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر ندم
بوزن انگریزی سکین کو دے۔ لیکن اگر پھر بھی طاقت آ
جائے تو قضا رکھنی ضروری ہوگی۔ عورت کا اپنے معمولی عذر
یعنی حیض کے ایام میں روزہ رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح
پیدائش کے بعد چھ دن خون آوے جب خون بند ہو جائے
روزہ رکھنا چاہئے۔ ان کو بلا تکلف سب کے سامنے کھانا پینا
نہیں چاہئے۔ بلکہ تعظیم رمضان المبارک لازم ہے۔

روزہ توڑنے کا بیان اور قضا رکھنے کا ذکر

فرض روزے کو بلا کسی شدید تکلیف اور قوی عذر کے
توڑنا جائز نہیں۔ پس اگر ایسا سخت بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ
توڑے تو جان کا اندیشہ غالب ہے۔ یا بیماری بڑھ جانے
کا احتمال غالب ہے۔ یا ایسی شدید پیاس لگی ہے کہ مر جانے کا

باجامعت پڑھ سکتا ہے۔ جو حافظ روپے کے طبع میں قرآن مجید سنا تا ہے، اُس سے وہ امام بہتر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے پڑھائے۔ اگر اجرت مقرر کر کے قرآن مجید سنا یا جائے تو نہ امام کو ثواب ہوگا، نہ مقتدیوں کو۔ اس قدر جلد پڑھنا کہ حرف کٹ جائیں سخت گناہ ہے۔ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔ ہدایہ وغیرہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

اعتکاف اور شب قدر | اخیر عشرہ میں اعتکاف سنت ہے، اگر تمام بستی میں کوئی شخص بھی نہ کرے، تو سب کے

ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔ اعتکاف اسکو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہنا اور سوائے حاجت ضروری اور غسل و وضو کے باہر نہ آنا۔ خاموش رہنا اعتکاف میں ہرگز ضروری نہیں۔ البتہ نیک کلام کرنا اور بد کلامی اور لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہیے۔ اعتکاف اُس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں پنجگانہ نماز جماعت سے ہوتی ہو۔ اگر پورے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو اعتکاف سے باہر ہو۔ یہ بھی جائز اور باعث ثواب ہے کہ ایک دو روز یا ایک آدھ گھنٹہ کے لئے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہے۔ شب قدر رمضان کے اخیر عشرہ میں ۲۱-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ کو ہونا حدیث میں وارد ہے۔

لہذا ان مخصوص راتوں میں بہت سخت سے عبادت میں مشغول رہنا چاہیے، (منجانب دارالعلوم دیوبند)

ہر بھی خواہ اسلام کا فرض ہے کہ وہ جریدہ

شمس الاسلام کی توسیع اشاعت میں
کوشش فرمائیں۔ (پینچر)

کھجور یا خرما سے افطار کرنا مسنون اور باعث ثواب ہے اگر یہ نہ ہوں تو پانی بہتر ہے۔ آگ کی بجلی ہوئی چیز مثلاً روٹی، چاول، شیرینی وغیرہ سے افطار کرنے سے ہرگز کراہت یا نقصان روزہ میں نہیں آتا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ کوئی پھل وغیرہ دوسری چیز ہو۔ اور خرداؤ کھجور سب سے افضل ہے۔ اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کر دے تو تمہارا ثواب ہرگز کم نہ ہوگا۔ اس کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ثواب عطا فرمائے گا۔ پھر تم اس کو واپس کر کے کیوں بخیل کہلاتے ہو۔ البتہ یہ مال حرام یا مشتبہ ہو تو ہرگز قبول نہ کرو۔ حدیث وفقہ سے ثابت ہے۔ اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز میں دس بارہ منٹ کی تاخیر کر دی جائے تو کچھ معاف نہ نہیں اور افطار کرنے سے پہلے یہ مختصر دعا کافی ہے۔ اللھم صل صحت و علیٰ رزقک افطرت اور افطار کرنے کے بعد یہ پڑھے۔ ذہب الظمائم و ابتلت العروق و قنبت الریحہ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تراویح اور وتر کا بیان | عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بین رکعت تراویح

باجامعت مسنون ہے۔ جو لوگ بارہ یا آٹھ بتلاتے ہیں غلط ہے۔ اگر حافظ بلا معاضدہ پڑھنے والا بل جائے تو تمام رمضان میں ایک قرآن مجید ختم کر دینا چاہیے۔ اس قدر زیادہ پڑھنا مکروہ ہے کہ جس سے اکثر مقتدیوں کو تکلیف ہو۔ اور تین دن سے کم میں ختم کرنا اچھا نہیں۔ اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا۔ اور پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا تو ان چاروں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہیے۔ چار نہ سمجھیں جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رنگبیں وہ امام کے ہمراہ باجماعت وتر پڑھ لے۔ اور پھر اپنی باقی تراویح ادا کرے، تو درست ہے جس شخص کو عشاء کے فرض باجماعت نہیں ملے۔ وہ وتر کو امام کے ساتھ

تاریخ و عدو

تاریخ خوارج

(۵۱)

(مولانا امین افغانی کے قلم سے)

۶۸ھ تک خوارج ارجان میں مقیم ہوئے۔ پھر حضرت مصعبؓ

اور ابن عمرؓ بن زبیر نے عمر بن عبید اللہ بن معمر کو فارس کا حاکم مقرر کر کے روانہ کیا۔ تو اس نے اگر خوارج کو ارجان سے نکالا۔ وہ اصفہان چلے گئے۔ اور کیل کانٹے سے لیس ہو کر دوبارہ ساور چلے آئے۔ وہاں طستان کے پل کے پاس مقابلہ ہوا۔ جس میں عمر کا بیٹا عبید اللہ مارا گیا۔ اس سے متاثر ہو کر اس نے نہایت بے جگری سے خوارج پر حملہ کیا۔ اور ایک ہی حملہ میں ان کے نوے آدمی گرا دیے۔ اس لڑائی میں خوارج کا مشہور سردار قطری بن خنساء زخمی ہوا چنانچہ وہ شکست کھا کر کرمان کی طرف بھاگ گئے۔

جب کچھ دنوں میں ان کی طاقت بحال ہوئی تو ایک غیر معروف رستہ پر چل کر ارجان آئے اور وہاں سے بصرہ پر چھا پڑنے کے ارادہ سے چلے۔ عمر بن عبید اللہ کو معلوم ہوا، تو نہایت تیزی سے ان کے پیچھے چلا۔ ادھر مصعبؓ بن زبیر کو خبر ہوئی تو وہ فوج لیکن کی ناکہ بندی کے لئے نکلے۔ اور عمر بن عبید اللہ کو ایک تنہی خط لکھا۔ کہ تم نے اپنے علاقہ میں سے کیوں ان کو گزرنے دیا۔

جب خوارج کو اپنی ناکامی کا یقین ہوا اور ان کی ہرجا تو انہوں نے مدائن پر

چھا پ مارا۔ وہاں کا حاکم کریم بن سجنہ فزاری بھاگ گیا اور خوارج نے نہایت اطمینان سے شہر کو ٹوا اور بہت سارے مسلمانوں کو بیگناہ قتل کر کے پھر وہاں سے ساباط چلے گئے۔ جہاں انہوں نے بہت سے مردوں اور عورتوں کو اپنی جہالت اور بربریت کے جھینٹ چڑھایا۔

یہ ظالم فرقہ اکثر اوقات ایسے انسانیت سوز حرکات کا ارتکاب کر جاتا جس کی مثال جنگیز کی تاریخ بھی ہمیں پیش کر سکتی۔ ساباط میں انہوں نے بہت سی عورتیں قتل کیں جن میں ثباناہ بنت ابی یزید بن عاصم ازدی خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ یہ عورت حافظ قرآن تھی۔

خوارج اور قبایع اب کو فزولہاں کو معلوم ہوا کہ خوارج بصرہ کو چھوڑ کر کلمہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ تو انہوں نے حاکم شہر حارث بن ابی ربیعہ قبایع سے جا کر کہا کہ شہر سے باہر نکل کر ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ قبایع نے ہاں تو کر لی لیکن میدان جنگ کی طرف بڑھنا ہر شخص کا کام نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ کلنے میں لیت و تل کرتا رہا۔ اس پر کسی شاعر نے کہا:-

سَاوَرِ بِنَا الْقُبَاعُ سَنِيْرًا مُّكْرًا
لَيْسِيْرًا يَوْمًا وَيَقِيْمٌ شَهْرًا

(قبایع ہم کو لے کر چلا ہے۔ ایک دن چلتے تو ہمیں بھرا نام کر لے) خوارج جب ساباط سے نکلے تو رستے میں جو برد نامی قصبہ پر سے گزرے۔ وہاں ایک مریض شخص کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لیا۔ اور اس کی بیٹی کو اس کے سامنے قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اب جب قبایع اور خوارج کے لشکر ایک دوسرے کے قریب پہنچے اور درمیان میں صرف ایک نہر حائل رہ گئی تو اس قیدی نے پکار کر کہا۔ مسلمانو! جلدی نہر کو عبور کر کے آؤ! کیونکہ ان جمیٹوں کی تعداد بہت کم ہے اور فتح تمہارے ہاتھ میں ہے۔ یہ سنتے ہی خوارج نے فوراً اس کی گردن اڑا دی اور پل کو توڑ دیا۔

ادھر قبایع نے تمام لشکر کو جمع کیا اور اصول جنگ پر ایک فصیح و بلیغ تقریر شروع کی۔ بظاہر ہے کہ یہ موقعہ بائیں بنانے کا نہیں تھا۔ اس لئے ایک سپاہی نے کھڑے ہو کر کہا:- "جناب والا! باتیں تو آپ نے اچھی کیں۔ لیکن ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ اس پر عمل کمال تک کرتے ہیں؟ قبایع نے یہ سن کر

توانہوں نے مہلب کی فوج کو مخاطب کر کے پوچھا۔
خوارج بتاؤ! مصعبؓ اور عبد الملک میں سے تم کس کو

اچھا سمجھتے ہو؟

عراقی ہم مصعبؓ کو حق پر اور عبد الملک کو باطل پر
 سمجھتے ہیں۔ اگر ہمارا بس چلے تو عبد الملک کو قتل کر کے
 چھوڑیں۔

دوسرے دن جب ان کو معلوم ہوا کہ مصعبؓ نے قتل
 کئے جا چکے ہیں اور عراق پر شامی فوجوں نے قبضہ جما لیا
 تو خوارج نے ان کو پھر مخاطب کر کے پوچھا۔

"بتاؤ! مصعبؓ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

عراقی یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ اس نے کہا بحالت موجودہ
 وہ مصعبؓ کی تعریف کر نہیں سکتے تھے۔ اور ان کی بُرائی بیان

کرنے سے اپنی کل دلی بات کو خود ہی جھٹلانا پڑتا تھا۔ تب
 خوارج نے پوچھا۔ اچھا بتاؤ، عبد الملک کیسے شخص ہے؟

عراقیوں نے کہا کہ وہ ہمارا امام اور خلیفہ ہے۔ اس پر خوارج
 نے کہا، تعجب ہے کہ کل تم جس شخص کو برحق مانتے تھے۔

آج اس کے قاتل کو امام، امیر اور خلیفہ وغیرہ القاب دیتے
 ہو معلوم ہوا کہ تمہارا مذہب فقط پیسہ ہے؟ (باقی آئندہ)

تقریر ختم کی اور میں باندھنے کا حکم دیدیا۔ یہ دیکھ کر خوارج وہاں
 سے اصفہان کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے اور امن پسند قبلاع
 نے فوج سے کہا کہ اب دشمن ہمارے علاقہ سے بھاگ چکا ہے
 اس لئے ہمیں واپس چلے جانا چاہیئے۔ چنانچہ سب لوگ بخیر و
 عافیت کو لوٹ چلے آئے۔

اصفہان پہنچ کر خوارج نے حسب

خوارج اصفہان میں معمول فقہ پر پاک کیا اور شہر حقی کا
 محاصرہ کیا۔ وہاں کا حاکم عتاب بن ورقاء جب تنگ آیا تو اس نے
 نکل کر ان کا مقابلہ کیا جس میں خوارج کا سردار زبیر بن عوف
 مارا گیا۔

قطری بن فحاة خارجی زبیر کے بعد خوارج نے
 قطری بن فحاة کو اپنا سردار

بنایا۔ جو اس جماعت کو بیکر کرآن کی طرف چلا گیا اور وہاں ایک
 زبردست فوج تیار کر کے اتھار کی طرف بڑھا۔ وہاں کے حاکم
 حادث بن ابی ریحمة مصعبؓ بن زبیر کو لکھا کہ خوارج اتھار پر
 حملہ کرنا چاہتے ہیں اور مہلب کے سوا ان کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

مہلب کی دوبارہ آمد مصعبؓ نے ابراہیم بن اشتر
 کو دالی موصل بنا کر بھیجا اور مہلب

کو وہاں سے خوارج کے مقابلہ کے لئے واپس بلایا۔ مہلب نے
 بصرہ کی چیدہ فوج ساتھ لی اور شولاق پہنچ کر خوارج کے سامنے
 پڑاؤ ڈالا۔ اٹھارہ مہینے تک قطری اور مہلب کی فوجیں برابر لڑتی
 رہیں جس میں مہلب کے بہت سارے آدمی مارے گئے۔ لیکن مہلب
 اداس کا بیٹا مغیرہ انہی لڑائیوں میں عرب کے ہیرو بنے۔

مسلمانوں کی خانہ جنگی اسی دوران میں جبکہ مہلب خوارج
 سے لڑ رہا تھا۔ اسلامی دنیا میں

خلافت پر خانہ جنگی موری تھی۔ عبد اللہ بن زبیر اور عبد الملک
 بن مروان آپس میں لڑ رہے تھے۔ چنانچہ عبد الملک کی فوج نے
 مصعبؓ کو قتل کر کے عراق کو اپنے زیرِ نگیں کر لیا۔

لطیفہ مصعبؓ کے قتل ہونے کی خبر خوارج کو پہلے پہنچی۔

"شمس الاسلام" کے خریداروں اور نامہ نگاروں کے ضروری اطلاع

"شمس الاسلام" میں اشاعت کے لئے تمام مضامین براہِ رست
 مولانا پیر زادہ محمد بہاء الحق صاحب قاضی جیلوالی دروازہ انٹرس
 کے پتہ پر بھیجے جائیں۔ البتہ ہر قسم کے انتظامی امور کے
 متعلق جملہ خط و کتابت و ترسیل زر نیو جریدہ "شمس الاسلام"
 جامع مسجد بھیرہ پنجاب کے پتہ پر ہونی چاہئے۔

(منشی غلام حسین نیو جریدہ "شمس الاسلام" جامع مسجد
 بھیرہ ضلع شاہ پور۔ پنجاب)

فضائل سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معاندین کے اعتراضات کا جواب

(علامہ ابن حجر ہیتمی کے قلم سے)

(۲)

مترجمہ مولانا حکیم پیر عبدالحق صاحب نزہۃ النہر

فصل ثانی

اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل اور مناقب اور خصوصیات اور ان کے علوم اور ان کے اجتہاد کا ذکر ہے اور یہ فضائل وغیرہ بہت ہیں۔ یہاں پر مونی مونی باتوں پر اقتصار کیا ہے۔

ایک شیعہ کا ازالہ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل پر) ایک شبہ کیا جاتا ہے کہ امام بخاری نے

باب ذکر معاویہ سے تعبیر فرمایا اور ان کے فضائل و مناقب کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ اس لئے کہ ان کے فضائل میں کوئی حدیث

نہیں ہے۔ جیسا کہ ابن راہویہ نے اسی طرح فرمایا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس عبارت سے یہ مراد ہے کہ امام بخاری نے

کی شرط پر کوئی صحیح حدیث ان کے مناقب میں نہیں ہے تو اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسے ہی ہیں۔ کیونکہ ان کی

شان میں بھی شرط بخاری پر کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔ اور اگر یہ قید (یعنی حدیث کا بخاری کی شرط پر صحیح ہونا) معتبر نہ

سمجھی جائے۔ تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں ایک حدیث ہے جو حسن ہے اور ترمذی نے

بھی اس کو حسن مانا ہے۔ چنانچہ انہوں نے جامع ترمذی میں اسی تصریح فرمائی ہے۔ اور کہ وہ حدیث ابھی اچھلے گی۔ اور

حدیث حسن لذاتہ ہے۔ جو یہاں پر اجماعاً حجت ہے۔ بلکہ مناقب میں تو ضعیف حدیث بھی حجت مانی جاتی ہے۔ بایں حالات

پھر جو ابن راہویہ نے فرمایا ہے، اگر اس کو صحیح ہی فرض کیا

جائے۔ تو وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں کچھ خدشہ نہیں کرتا۔ ایک تو اسی وجہ سے جو گندری (کیونکہ مناقب کی صحیح حدیث کا بخاری میں ہونا کچھ ضروری نہیں) اور اس کے علاوہ اور بہت سے وجوہ ہیں جو درج ذیل ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اشرف ہونا اور عظمیٰ نسب کے ہے کہ وہ نسب کے اعتبار سے ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کئے جاتے ہیں جو اسلام میں اور جاہلیت میں اشرف ہیں اور اگر قریش میں سے ہیں۔ اور قریش کے بطون میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد مناف میں جمع ہو جاتے ہیں۔ عبد مناف کے چار بیٹے تھے (۱) ہاشم جد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (۲) مطلب جد شافعی کے (۳) عبد شمس جد حضرت عثمان اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے (۴) نوفل۔ لیکن پہلے دونوں کے بیٹے نہ تو جاہلیت میں ایک دوسرے سے الگ ہوئے اور نہ اسلام میں، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم بنی ہاشم اور بنی مطلب کبھی جدا نہیں ہوئے، نہ اسلام میں نہ جاہلیت میں۔ اور اسی وجہ سے جب سب قریش نے بل کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا۔ اور گالیوں اور انتہائی ایذاؤں پر اتر آئے۔ تو بنو عبدالمطلب بنی ہاشم کے ساتھ تھے۔ اور ان کے ساتھ ہی اس گھاٹی میں اترے، جہاں کہ قریش نے بنی ہاشم کو محصور کیا تھا۔ اور آپس میں قسمیں کھائی تھیں کہ وہ نہ تو بنی ہاشم سے کوئی معاملہ کریں گے نہ بیاہ شادی کریں گے۔ پس بنو المطلب نے قریش کو چھوڑ کر بنی ہاشم کا ساتھ دیا اور ان کے ساتھ ہر قسم کی تکلیف، گالیاں اور ایذا وغیرہ برداشت کرنے پر راضی ہو گئے۔ برخلاف اس کے بنو عبد شمس نے اور نوفل نے قریش کا ساتھ دیا۔ گویا کہ وہ لوگ ان کی گالیوں اور ایذاؤں میں ان کے ساتھ تھے۔ اسی وجہ سے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مال فی کو تقسیم فرماتے تو بنو عبد شمس اور نوفل کو

الانتباهية على الافتتاحية

مشرقی کا تذکرہ غلط

(پیوستہ گذشتہ)

(مولانا محمد عالم صاحب آتشی اتر سری کے قلم سے)
(۱۷۹) الذی من لبس ایمانہ بہ (۱۵-۱۶) جس نے
ظلم عظیم اور شرک سے اپنے ایمان کو بادیا، اس کا بچاؤ
نہیں مضمون صحیح ہے مگر اس موصول کی تائید غلط ہے۔ اور
لا اھن لھد میں جمع کا مرجع الذی قرار دینا بھی صحیح نہیں۔
(۱۸۰) فاما باب متفقون (۱۵-۱۶) قرآن مجید کو ترمیم
کرتے ہوئے ہمزہ کی بجائے ف لکھ دی ہے۔ ممکن ہے کہ مشرقی
پر قرآن مجید دو سری دفعہ نازل ہوا جس میں آیات کی ترتیب
بھی وہی ہو، جو افتتاحیہ یاد کرہ میں پیش کی گئی ہے اور حرف
بھی تبدیل کئے گئے ہوں۔ مسیح قادیانی کے اہامات میں یہ قرآنی
ترمیم موجود ہے اور یہی جواب دیا جاتا ہے کہ خدا مختار کل ہے۔
نزدل ثانی میں اس نے لفظ بدل دیئے ہیں۔ یا للھار ویا
للعداب کا مرکب معلوم نہیں کس مقصد کے لئے ہے مگر فاسک
کے لے جی تجویز کرتے ہیں۔

(۱۸۱) تطہرون فی غمرات الموت (۱۶-۱۷) مطلب یہ
کہ تم اس وقت موت لگی گہرائیوں میں دھکیلے جا رہے ہو۔ مگر
طراذ کا معنی دُور کرنا ہے۔ جو یہاں صحیح نہیں ہو سکتا۔
(۱۸۲) فَلَا صَلٰی لَکُمْ الْیَوْمَ وَلَا اسْتَغْفِر لَکُمْ فَاَنْ
اسْتَغْفِر لَکُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا اَنْتُمْ
حریون بہ (۱۶-۱۷) جب تم مشرک ہو چکے ہو تو نہ میں تمہارے
رحم کر سکتا ہوں (یا نہ تمہارے جنازہ پڑھ سکتا ہوں) اور نہ تمہارے
لئے خدا سے گناہ کی معافی کی درخواست کر سکتا ہوں اور اگر میں
شروع بھی تمہارے حق میں استغفار کروں تو بھی خدا تمہیں نہیں

اس میں سے کچھ نہ دیتے اور خاص طور پر پہلے دو یعنی بنی ہاشم
اور بنی مطلب کو دیتے۔

منجملہ اُن وجوہ کے (کہ جن کی وجہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ
کی عزت کرنی چاہتے) یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے کاتبین میں سے ہیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ
میں صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ اور ایک حدیث میں کہ جس
کی سند حسن ہے۔ یہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے لکھا کرتے تھے اور ابو نعیم نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے۔ اچھا لکھنے والے
فصیح اللسان، اور صاحب تجل و صاحب وقار تھے۔
مدائنی فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت قوی لکھا کرتے تھے۔
اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ وہ خطوط بھی لکھا کرتے
تھے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے درمیان لکھے
جاتے تھے پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدائے
تعالیٰ کی وحی پر ایک قسم کے امین تھے۔ اور صرف یہی مرتبہ
عظیم اُن کی تعظیم کے لئے کافی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ
قاضی عیاضیؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے معاذ بن عمرؓ
کو کہا کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کیا نسبت
ہے؟ تو وہ بہت خفا ہوئے اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ کسی کو کیا نسبت؟ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے صاحب ہیں (یعنی ہر وقت کے رفیق ہیں)
اور آپ کے سسرالی رشتے میں شامل ہوتے ہیں۔ آپ
کے کاتب ہیں اور اللہ تعالیٰ کی وحی پر امین ہیں۔
اسی کے موافق ہے، جو عبد اللہ بن مبارک سے
منقول ہے۔ (باقی آئندہ)

ضرید اراق شمس الاسلام خط و کتابت کے
وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔

بخشے گا کیونکہ تم بخشش اور معافی کے قابل ہی نہیں رہے۔
 ناظرین خود غور کریں اور اس فقرہ کا سیاق و سباق دیکھ کر
 بتائیں کہ اس قسم کا کلام کس کے مُنہ سے نکل سکتا ہے، خدا کے
 مُنہ سے یا کسی رسول کے مُنہ سے یا کسی امتی مسلمان کے ظم
 سے؟ قرآن مجید پر عبور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
 انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امت کے لئے استغفار یا شفاعت
 کا حق رکھتے ہیں یا فرشتے ہمارے حق میں استغفار کرتے
 ہیں۔ یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے یوں فرمایا تھا کہ
 میں تمہارے لیے خدا سے استغفار کروں گا اور حضور علیہ السلام
 کو حکم ہوا تھا کہ اگر گنہگار آپ کے پاس حاضر ہو کر خدا سے
 معافی چاہیں تو ضرور خدا سے معافی حاصل کریں گے اور منافقین
 کے متعلق فرمایا کہ ان کے حق میں ہم سے سفارش نہ کریں۔ اگر
 شتر دفعہ بھی آپ استغفار کریں گے تو بھی وہ معافی کے حقدار
 نہ ہوں گے۔ مشرقی نے دُبی مضمون دہرایا ہے۔ اور صلاحی رنگ
 میں اپنے آپ کو میغیری کے رنگ میں ظاہر کیا ہے۔ اور یعلیٰ
 ایسی ہے کہ مسیح قادیانی نے بھی پیش نہیں کی۔ اتنا پادہ گرم
 ہوا کہ مسلمانوں کو خدا کی رحمت سے بالکل مایوس کر دیا ہے تو پھر
 اس کی صلاحی کو شش بیکار ہوئی یاد ہو کا بازی بہر حال خدا کے
 فضل سے ہم مسلمان ہیں اور خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اور مشرقی
 اپنے مُنہ سے تمام مسلمانوں کو مسیح قادیانی کی طرح مشرک اور کافر
 قرار دے کر اور اپنے آپ کو تقدس کے رنگ میں مُصلح وقت اور
 امام الزمان یا نبی وقت جنکر اسلام سے خارج کر چکا ہے اب
 اگر علمائے اسلام نے اس کے شرعی برہوں کو پیش نظر رکھ کر سکو
 اسلام خارج سمجھا ہے تو بالکل صحیح ہے اور اس کا فرض ہے
 کہ اپنی تکفیری مشین کے مقابلہ میں علمائے اسلام کا تکفیری گولہ بھی
 قبول کرے۔

(۱۸۴) فضائل کمال الکلب الخ (۱۶-۷) مسلمانوں کے لئے
 کی مانند ہو، ہر وقت تمہاری زبان باہر نکلی رہتی ہے۔ یہ فقرہ
 اگر ہماری طرف سے کسی کے حق میں شائع کیا جائے تو ضرور

سزا کا مستوجب قرار پائے مسیح قادیانی کے لڑ پھر میں ایک
 مسلمانوں کے حق میں سخت کلامی جاری ہے اور مشرقی بھی ہم
 کو اور ہمارے پیشواؤں کو کھلے الفاظ میں بُرا کہتا ہے۔ مگر
 اُسے پوچھنا کوئی بھی نہیں۔

(۱۸۴) عبادہ اولو باس یلکد و نکہ بنعالکد (۱۶-۱۷) خدا
 کے ذی سیاست بندے تمہیں جوتے سے ٹھڈے مار رہے
 ہیں۔ اس فقرہ میں انگریز یا ہندی مراد ہیں۔ جو اس کے خیال
 میں مسلمان کے جوتے کھا رہے ہیں اور یہ سزا غالباً صرف پنجاب
 کے مسلمانوں کے لئے ہے۔ ورنہ خود مختار ریاستیں اور با اختیار
 سلطان اسلام مستثنیٰ ہیں قرآن مجید اپنے نزول جدید مشرقی
 کے نزدیک صرف پنجاب کو خطاب کرتا ہے۔ باقی مسلمان اس
 کے مخاطب نہیں رہے۔

... خود ساری
 عمر حکومت برطانیہ کی رعایا بکر اب تک ان کا نمک خوار ہے۔
 باپ بھی ساری عمر ان کا نمک خوار ہے۔ تو پھر اپنی ہستی کو
 مستثنیٰ کیوں کرتا ہے؟ بہر حال لکد کا استعمال ہاتھ سے دفعہ
 کرنے یا مارنے میں ہے۔ جوتوں سے لکد کا تعلق نہیں اس
 کے علاوہ اولو باس ترکیبی لحاظ سے بالکل غلط ہے۔

(۱۸۵) فہل لکد مستغاث مما کنتم تعبدون
 فان شرا کا فی الذین کنتم تعبدون (۱۶-۱۷) مسلمانو!
 جن کی تم پرستش کرتے رہے وہ آج خدائی فوج کی زد سے
 تمہیں نہیں بچا سکتے اور نہ ہی وہ تمہاری امداد کر سکتے ہیں۔
 بناؤ تو وہ میرے مہر کہاں ہیں، جو اپنے خیال میں مقرر کر چکے
 تھے۔ اگر بطور اقتباس یہ قرآنی آیت پیش کی ہے تو غلط طریق
 پر پیش کی ہے۔ اس کے علاوہ مہما اپنی جگہ پر مستعمل نہیں
 اور مہما کا استعمال اور بھی کلنگ کا ٹیکہ ہے۔

(۱۸۶) لا تھلکھ جافعل اصلحاء (۱۶-۱۷) سفاء
 بھی جانتے ہیں کہ اس مقام پر اصلحاء کا لفظ موزون نہیں
 اس فقرہ میں مظاہرہ کیا ہے کہ مسلمانوں اپنے پیروں کو پیش

خاکسار بھائیوں کی چند کڑوی باتیں

عنوان بالا کے تحت اخبار ایمان بھائی نے ایک مقالہ لکھا ہے، جسے ناظرین شمس الاسلام کے مطالعہ کیلئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ اخبار ایمان کا شمار خاکساری تحریک کے مخالف جرائد میں نہیں ہوتا، بلکہ اگر ہمارا حافظہ غلطی نہیں کرتا، تو کہا جاسکتا ہے کہ اخبار مذکور نے بلند شہر کے حادثہ کے موقع پر خاکساروں کی حمایت کی تھی۔ اس لحاظ سے اخبار مذکور کا یہ مقالہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جس کے مطالعہ سے خاکساری تحریک کی غیر ذمہ دارانہ حیثیت پر نہایت تیز روشنی پڑتی ہے۔ (شمس الاسلام)

خدا تعالیٰ ہمارے بعض بھائیوں کے حالِ ناز پر رحم فرمائے وہ مرتے بھی ہیں تو مانگیں اور پراہ صرنچے کر کے مرتے ہیں تاکہ مرتے مرتے بھی دنیا میں اپنی حماقت اور بے توقیری کے نشانات ثبت کر جائیں۔ میں نے یہ دردناک الفاظ بہ امر مجبوری لکھے ہیں اور بعض خاکسار لیڈروں کے طرزِ عمل کو دیکھ کر نیکسے ہیں۔ خدا تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔

(۱) گوشت نجاستی
آٹھ قابلِ افسوس غلطیاں
سترہ کے قریب نیم فوجی
جماعتوں پر پابندیاں لگائی تھیں کہ وہ ہتھیاروں کیساتھ
منظرِ عام میں فوجی ڈرل نہ کریں۔ عقلمند ہندوؤں اور سکھوں

نے سوچ لیا کہ اب رسولِ نافرمانی کا وقت نہیں ہے۔ وہ فطرت کے باوجود خاموش ہو گئے اور ہم کمروری کے باوجود اچھل پڑے۔ اور رسولِ نافرمانی کا اعلان کر دیا یہ ہمارے خاکسار بہنہاؤں کی پہلی غلطی تھی۔ خدا تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔

(۲) پھر ہم نے رسولِ نافرمانی کے لئے وقت وہ منتخب کیا۔ جبکہ لاہور میں مسلم لیگ کا جلسہ منعقد ہو رہا تھا۔ یہ وقت قومی شوکت اور اتحاد کے نظاہرہ کا تھا، مگر ہم نے ہر طرف مصیبت پھیل کر دنگ میں جھنگ ڈال دی۔ لیگ کا اجلاس بے رونق ہو گیا۔ جلوس ملتوی ہو گیا۔ اجلاس کے اندر مختلف نظاہرے ہوئے اور سرسکندر بر آوازے کئے گئے۔ غیر موزون وقت کا انتخاب ہمارے خاکسار لیڈروں کی دوسری غلطی تھی۔ خدا تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔

(۳) جب رسولِ نافرمانی کا وقت آیا تو رسولِ نافرمانی کرنے والی فوج کے سردار نے "بزن" (مارو) کا حکم دیدیا اور فونریری تک نوبت پہنچی جس میں اگر حکومت کا ایک آدمی مارا گیا۔ تو اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کے دس فوجوان شہید

ہے۔ افسوس ہے کہ محترم مدیر ایمان نے عام بے ہول سیاسی اخبارات کے پرچینڈا کی زبوں بہ کر خاکسار مقتولین لاہور کے لئے "شہید" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ورنہ یہ شہادت نہیں بلکہ خودکشی ہے۔ شہادت کیلئے اولین شرط شہادت کے لئے اللہ ہی اعلیٰ ہے جو خاکساروں کے بے ہنگم ہنگاموں کو موقوفہ (شمس الاسلام)

مگر نقشہ یہ پیش کیا چاہا ہے کہ دربارِ الہی میں تمہارے معبود حاضر ہیں اور تم ان سے سفارش کی درخواست کر رہے ہو اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے تو تمہیں اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا اور اگر تم ہماری عبادت کر چکے ہو تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ یہ سارا نقشہ پہلے نقشہ کے خلاف ہے جو اسلام میں صاف لکھا ہے کہ تمہارے اولیاء اور صوفی اور بزرگ اپنی شکم پروری کے لئے تم سے اپنی عبادت کر لیتے ہیں۔ اب اس مخالف بیانی کی سزا ناظرین خود تجویز کریں۔ (باقی آئندہ)

(بقیہ از صفحہ ۱۵)

کرد۔ جو شیطان، جن اور طاغوت تھے، وہ آکر بتائیں کہ یا اللہ یہ مسلمان تیرے بندوں کے بندے ہیں۔ ہماری عبادت صرف اس لئے کرتے تھے کہ تجھ تک رسائی ہو اور میں تقرب کا وسیلہ بناتے تھے۔ مشرک تو ہیں مگر تاہم میرے بندے بخش دے معلوم نہیں، دربارِ سیاست اچھرو میں لگا ہوا ہے یا خاکساروں کے تمام خیالوں میں؟

(۱۴-۱۵) ان عبدتم لکھان تعبدوا وانا عبدتم
ان عبدتم کا مفہوم یہ ہے کہ تم عبادت کرو گے

ہو گئے۔ اس تشدد کا دوسرا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کی پوزیشن مضبوط ہو گئی۔ اور کوئی بھی شخص خاکساروں کے حق میں ہمدردی کا اعلان کرنے کے قابل نہیں رہا۔ شدید اور دردناک نقصان جان کے باوجود ہر طرف سے یہ آواز اٹھی کہ تشدد کرنے والے قابلِ ملامت ہیں۔ افسوس کہ مسلمان مارے گئے اور پھر چھوٹے مسلمان ہی سمجھے گئے۔ یہ ہمارے خاکسار رہنماؤں کی تیسری غلطی تھی۔

(۴) حکومت نے ہماری اس عقلمندی سے فائدہ اٹھا کر پہلے تو صرف ڈل ممنوع تھی، اب اس نے خاکسار جماعت کو ہی خلاف قانون جماعت قرار دے دیا۔ ان کا اجازت بند ہو گیا۔ اچھرہ کے مرکز پر قبضہ کر لیا گیا، خاکسار بیت المال کا قریباً دولاکھ روپیہ ضبط کر لیا گیا۔ یہ بھی ہمارے خاکسار لیڈروں کے طرز عمل کا نتیجہ تھا۔ انہوں نے خود حکومت کو موقع دے دیا۔

(۵) پھر اس حال میں بھی مسلم لیگ والوں نے سمجھایا کہ اگر اس وقت بھی کوئی صحیح راہ عمل اختیار کی جائے اور تشدد اور سول نافرمانی روک دی جائے تو ہم کو شمش کمرے ہیں کہ (۱) حکومت شہداء کا معاوضہ دے (۲) گولی چلائے والوں کو سزا دی جائے (۳) قیدی رہا کئے جائیں (۴) خاکساروں کو خلاف قانون جماعت قرار دینے کا حکم واپس لے لیا جائے مگر افسوس کہ خاکسار لیڈروں نے کسی بھی معزز مسلمان کی بات کو نہیں سنا۔ انہوں نے نہ سول نافرمانی روکی، نہ ترک تشدد کا اعلان کیا اور وہ نہایت سادہ لوحی سے "حکومت برطانیہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتے کے ارادے" پر برابر تلخ رہے۔ اس سے سب لوگوں پر ظاہر ہو گیا کہ خاکسار رہنماؤں میں کس قدر معاملہ فہمی اور دراندیشی ہے۔

(۶) سول نافرمانی کے لئے جب پورے آدمی بہم نہ پہنچے، تو مسجدوں کو مرکز بنایا گیا۔ جب پولیس کے سپاہی واپس چلے جاتے تو خاکسار سپاہی باناروں میں پریڈ کرتے

گئے۔ جب سپاہی سامنے آجاتے تو خاکسار سپاہی بھاگ کر مسجدوں میں داخل ہو جاتے نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ مسجدوں پر پہرے بیٹھے۔ نمازی تنگ ہوتے مسجدوں کے دروازوں پر نمازیوں کی خانہ تلاشیاں لی جانے لگیں۔ یہاں تک کہ لاہور کے معزز مسلمان اس دینی رسوائی کو برداشت نہ کر سکے اور انہوں نے ایک وفد بن کر سرسکندہ کو مجبور کیا کہ آپ خدا کے لئے مسجدوں اور نمازیوں کی اس قدر معافی نہ ہونے دیں۔ اس پر سرسکندہ نے اسی وقت مسجدوں پر سے پہرے اٹھا دیئے۔ اس کے چند روز بعد انہی معزز نے خاکساروں کو سمجھایا کہ آپ بھی خدا کے لئے مسجدوں کو خالی کر دیں۔ تاکہ خدا کے ٹھہروں کی مزید بے غرضی نہ ہو مگر خاکسار رہنماؤں نے اس مخلصانہ مشورہ کو قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ اور وہ اسی خیال پر جمے رہے کہ ہم مسجدوں کے اندر بیٹھ کر حکومت برطانیہ کو "تباہ" کر نیچے یہ خاکسار رہنماؤں کی چھٹی "معاملہ فہمی" تھی۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں پر رحم کرے، جن کے لیڈر اس قدر "معاملہ فہم" ہیں۔

(۷) اب لاہور میں بڑا جوش و خروش پیدا ہوا۔ طلباء نے خاکساروں کے حق میں مظاہرے کئے۔ اسکول اور کالج بند ہو گئے۔ ہڑتالیں کی گئیں۔ بے شمار مسلمانوں نے خاکساروں کی حمایت کا اعلان کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ (۱) مشرقی صوبہ کو ہٹا کر دیا جائے (۲) شہداء کے خون کی تلافی کی جائے (۳) پابندیاں واپس لی جائیں۔ یہ تھا حکومت پنجاب کی پہلی مصالحت کرنے کا دقت۔ اگر اس جوش و خروش کے زامان میں مشرجناح کی بات سنی جاتی۔ یا معززین کے مشورہ پر سول نافرمانی کو وقتی طور پر ہی موقوف کر دیا جاتا تو مسلمانوں کے ہاتھ بات رہ جاتی، بلکہ فتح ہو جاتی۔ اور تمام دنیا "خاکسار زندہ باد" کے نعرے بلند کر دیتی مگر یہاں افسوس کہ خاکسار لیڈروں نے اس زرین جوئی و خروش سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ یہ ہمارے خاکسار رہنماؤں کی آخری اور مہلت بن غلطی تھی۔

خاکساروں نے باخود مشرقی نے حکومت برطانیہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے اور اسے تباہ کرنے کی دھمکی کبھی نہیں دی۔ البتہ اس قسم کے الفاظ سرسکندہ

۱۔ اب حکومت نے خاکساروں کے حامیوں کو پکڑنا شروع کیا۔ انجن حمایت اسلام لاہور سے جواب طلبی کی گئی کہ اسلامیا کالج کی امداد کیوں نہ بند کر دی جائے؟ لاہور پر تعزیری پولیس قائم کر دی گئی۔ اور اس کا خرچ کئی لاکھ روپیہ خاکساروں کے حامیوں پر ڈال دیا گیا۔ پولیس نے مسجدوں پر چھاپے مارے اور چند ہی دنوں میں لاہور بلکہ پنجاب کی ایک ایک مسجد کو خاکساروں کے وجود سے خالی کرالیا۔ اب مسلمانان لاہور نے بھی رنگ بدلا۔ صرف چند ہی منٹ میں انکی تمام مہم دیاں کا فور ہو گئیں۔ انہوں نے خاکساروں کو اجتماع جمعہ کے لئے دریاں دینے سے انکار کر دیا نیچے دینے سے انکار کر دیا۔ بلکہ بے شمار لوگوں نے سنہری مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنی بھی چھوڑ دی۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ ہوا کہ جب خاکساروں کو لاہور کی کسی مسجد میں مورچہ لگاتے تو محلہ کے مسلمان خود پولیس کو بلا کر انہیں گرفتار کر دیتے یا مختصر یہ کہ سب قصہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد اطلاعات آنے لگیں۔ کہ خاکسار کارکن مسلمانوں پر احسان کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ حکومت پنجاب کو معاف کر دیا جائے۔ جب سول نافرمانی کو پوری طرح شکست ہو چکی، تو خاکسار

اب مصالحت کا ورد

رہنماؤں نے حاتم کی قبر پر ملازمت ماری اور مشرجلح کو اختیار دیا کہ آپ حکومت پنجاب سے ہماری مصالحت کرادیں۔ اب تمام دنیا نے اس "مصالحت" کا مضحکہ اڑایا۔ پہلے ۲ جولائی تک سول نافرمانی بند کی گئی۔ پھر ۱۰ جولائی تک میعاد بڑھائی گئی۔ تاکہ مشرجلح "مصالحت" کرادیں۔ لیکن مشرجلح رسوا کن شکست کے بعد اب کیا مصالحت کر سکتے تھے؟ اسی اثنا میں اعلان ہوا کہ ۱۱ اگست کو دوبارہ سول نافرمانی شروع ہوگی۔ پھر ارا کو اعلان ہوا کہ ۲ اگست تک سول نافرمانی ملتوی کی جاتی ہے۔ اب ۲ اگست بھی گذر گئی تو ۱۱ اگست کو میاں احمد شاہ نے یہ اعلان کیا ہے:-

۱۔ خاکسار حکومت ہند کے اعلان کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔

۲۔ خاکسار خدمت خلیفہ تک اپنی سرگرمیاں محدود رکھیں گے۔

۳۔ خاکسار نیچے لیکر پریڈ نہیں کریں گے۔

۴۔ خاکساروں کی وردی کو فوجی وردی سے الگ کر دیا جائے گا۔

میاں احمد شاہ کے بیان کا ایک فقرہ یہ ہے:-

"امید ہے کہ خاکساروں اور حکومت پنجاب کے درمیان مصالحت ہو جائے گی"

میاں احمد شاہ صاحب اگر کوئی نوعمر نوجوان ہیں تو ہم انہیں کہنا چاہتے ہیں میاں صاحبزادے! جب آپ نے کھٹنے ہی ٹیک دیئے، تو مصالحت کا کیا ذکر؟ جب تشدد نہیں، سول نافرمانی نہیں، پریڈ نہیں، وردی نہیں تو اب مصالحت کس کیا کسراقی ہے؟ آپ یہ سب کچھ چھوڑ دیجئے کچھ دنوں کے بعد حکومت خود بخود آپ کو معاف کر دے گی اور آپ کے قیدی وغیرہ چھوڑ دے گی۔

اب یکم ستمبر کو مشرقی صاحب نے ایک آخری بیان شائع کیا ہے کہ کس حکومت کو اب بھر ۵ ہزار جوانوں کی پیشکش کرتا ہوں۔ ہم پرمنازی ہونے کا الزام غلط ہے، ساتھ لاہور میں خاکسار بری ہدایت سے جمع نہیں ہوئے تھے۔ اب خاکسار تحریک صرف خدمت خلیفہ کے مہل پر عمل کرے گی۔ ہم ۲۸ فردی دالے حکم پر بھی کوئی اعتراض نہ کریں گے۔ مجھے وزیر اعظم پنجاب کی مذکورہ بالا سب شرطیں منظور ہیں اور میری وزیر اعظم سے درخواست ہے کہ وہ ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائیں اور پابندی پٹنالیں، قیدی رہا کر دیں اور میری ذاتی منقولہ وغیرہ منقولہ جائیداد اور ۲ لاکھ روپیہ واپس کر دیں۔ یہ ہے خاکسار لیڈروں کے غلبہ اسلام کا انجام۔ حکومت نے ان کی توبہ قبول کر لی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اب خدا بھی انہیں معاف کر دے۔

ادارہ عالیہ محمدیہ تبلیغی کیمپ

جملہ جماعتوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغی کیمپ منعقد کریں۔ اور کیمپ کے دنوں میں حسب ذیل لائحہ عمل پر سختی سے عملدرآمد ہونا چاہیئے۔

۱۔ بوقت سحر نماز تہجد ادا کرنے کے بعد حافظ و قاری صاحبان قرآن مجید کی تلاوت کریں گے۔ اور تمام انصار قرآن مجید سننے کے لئے جمع ہوں گے۔ نیز درود شریف مقررہ تعداد میں سب مل کر پڑھیں گے۔

۲۔ نماز فجر کی اذان اول وقت میں ہوگی اور نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد قرآن مجید کی بعض آیات کا ترجمہ بیان کیا جائے گا۔ قرآن مجید کے درس میں ہر انصاری کا شامل ہونا ضروری ہوگا۔

۳۔ قرآن مجید کے درس کے بعد نوافل اشراق سے فارغ ہو کر آدھ گھنٹہ جسمانی ورزش کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ رخصت ہوگی۔ بعد ازاں تمام انصار گروہوں میں تقسیم ہو کر اسلامی تعلیم حاصل کریں گے۔

۴۔ انصار کو حسب استعداد تین یا چار گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

ابتدائی درجہ میں نماز و وضو تیمم کا عملی طریقہ، نماز اور اس کی دعائیں، اسلامی فقہ کا خلاصہ بتلایا جائیگا۔ درجہ دوم کے لئے نماز اور اسکی دعاؤں کا اثر، صلاۃ، صوم، حج و زکوٰۃ کے مسائل اور اہل سنت و الجماعت کے عقائد فقہ بیان ہونگے۔

درجہ سوم کے لئے قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر اہل سنت و الجماعت کی حقانیت میں دلائل، غائب باطل کا رد وغیرہ۔ ۵۔ تعلیم کے لئے دو گھنٹہ کا وقت رکھا جائیگا۔ بعد ازاں نماز ظہر تک رخصت ہوگی۔

۵۔ نماز ظہر کے بعد اسلامی تاریخ پر تقریر ہوگی جس میں مجاہدین اسلام خصوصاً خلفائے راشدین کی سیرت بیان کی جائے گی۔ یہ سلسلہ ایک گھنٹہ جاری رہے گا۔

۶۔ تقریر کے بعد ورزش جسمانی کے کورس ہوں گے بعد ازاں نماز عصر ادا کی جائے گی۔ نماز عصر سے نماز مغرب تک رخصت۔

۸۔ نماز مغرب جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد نوافل اوایین ادا کئے جائیں گے۔ اس کے بعد نماز عشا تک رخصت۔

۹۔ نماز عشا باجماعت ادا کرنے کے بعد ایک گھنٹہ محل اکرۃ علیہ ہو کرے گا۔ جس میں مختلف امور پر باہمی تبادلہ خیالات ہوگا۔ ہر انصاری اپنے معلومات کے اضافہ کے لئے اس مجلس میں اپنے سوالات پیش کر کے جواب حاصل کر سکیگا۔

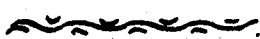
۱۰۔ ہدایات، کیمپ میں زمین پر سونا، ورزش کرنا اور محلہ مذکورہ ضوابط کی پابندی ضروری ہوگی نیز کیمپ کا پہرہ بھی نہایت مستعدی سے کیمپ کے آفیسر کے حکم کی تعمیل میں انصار کو دینا ہوگا۔

جہاں خیمے میسر نہ ہوں، وہاں کوئی مکان یا وسیع صحن والی مسجد مل سکے تو وہاں ہی کیمپ کر لیا جائے۔

کیمپ میں خورد و نوش کا انتظام اجتماعی طور پر ہوگا۔ ننگر کے مصارف کے لئے ہر انصاری سے مقررہ رقم داخلہ کے وقت وصول کی جائے گی۔

ہر علاقہ میں سہ ماہی کیمپ ہوا کرے گا۔

کیمپ کے اختتام کے وقت تین ماہ کے لئے ہر انصاری کے ذمہ فرائض عائد کئے جائیں گے۔ انصار کا فرض ہوگا کہ اس عرصہ میں اپنے علاقہ بھر میں اسلامی بیداری کی لہر پیدا کریں مساجد کو نمازیوں سے بھر دیں ناواقف آدمیوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کریں۔ اور فوج محمدی میں شمولیت کے لئے لوگوں کو تیار کریں۔



متفرقات

تبلیغی کتابیں

کشف التلبیس مصنفہ مولانا سید ولایت حسین شاہ صاحب دیوبند، یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ

"نذر ایمان" کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ شیعوں کا یہ رسالہ لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر ہزار ہا سستی فوجانوں کی گمراہی کا باعث بن چکا ہے۔ شیعہ رؤسا کی طرف سے شیعوں میں مفت تقسیم ہوتا رہتا ہے۔ شیعوں کی اس غلط کفر کا عقلی و نقلی دلائل سے بھند پیرا یہ میں تبلیغ مذہب اس کتاب میں موجود ہے۔ شیعوں کے تمام مطالب و اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۴۰ روپے، حصہ دوم ۶۰ روپے، سوم ۴۰ روپے، مکمل طلب کرنے پر قیمت ۱۲۰ روپے، محصول ڈاک علاوہ۔

المشرقی علی المشرقی طبع اقل۔ تعداد صفحات ۹۷ یعنی مشرقی کے عقائد و اساس کی تحریک

کے خلاف افغانستان، سرحد آزاد، اور ہندوستان کے تقریباً ہر خیال کے اکابر علماء و مشائخ اور اہل قلم حضرات کے تبصروں، بیانات اور فتاویٰ مقتدر مجالس کے فیصلوں اور مشرقی کے متعلق معری و ترقی اجازات کی رائے کا قابل قدر مجموعہ۔ قیمت ۳۰ روپے، محصول ڈاک ۱۰ روپے، علاوہ محصول ڈاک۔ کتابوں کی قیمت آٹھ روپے، علاوہ محصول ڈاک۔

برق آسمانی جس میں مرزا کے قادیان کی اپنے قلم سے اس کے سوانح و عقائد، عبادات و

معاملات و کائناتے تفصیل کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔ علاوہ نور الدین اور مرزا محمود کے سوانح حیات اور ان کے عقائد و فروع بیان کرنے کے بعد مسند حیات مسیح علیہ السلام پر عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب نے مرزائیوں کا اٹھ ہند کردیا ہے۔ رعایتی قیمت ۴۰ روپے، ملنے کا پتہ:-

منیجر جریدہ "شمس الاسلام" بھیرہ (پنجاب)

حضرت مائی جہاں گولہ شریف کا انتقال

افسوس ہے کہ حضرت علامۃ العصر شیخ العلماء و الصلحاء مولانا سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی الہیہ محترمہ اور صاحبزادہ حافظ قاری سید پر غلام محی الدین شاہ صاحب دام مجدہ کی والدہ مکرمہ بتاریخ ۱۵ شعبان ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء انتقال فرما گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مائی صاحبہ مرحومہ نہایت عابدہ اور خدا ترس خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مراتب عالیہ سے سرفراز فرمائے اور اپنے قرب رحمت میں جگہ دے۔ ہم اس سانحہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب سے اخبار ہمدردی کرتے ہیں۔ (مدیر)

حضرت شیخ الحدیث کے ہونہا صاحبزادہ کی حشر و وفات

نہایت سچ و اندہ کے ساتھ یہ خبر سہرہ قلم کی جاتی ہے کہ بتاریخ ۲۹ رجب ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء علامہ ذمین شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد الورشاہ صاحب محدث کثیری رحمۃ اللہ علیہ کے ہونہار ذہین، اقطین، صاحبزادہ عربیہ محمد اکبر شاہ چودہ سال کی عمر میں بروت ضلع میرٹھ میں وفات پا گئے۔ حشر آن غیوں پہ ہے جو رہی کھلے مڑھ گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ صاحبزادہ مرحوم اپنی فطری صلاحیتوں، سلامتی طبع، ذوق علم، قوت حافظہ اور ذہانت کے اعتبار سے اپنے جلیل القدر والد کے وارث تھے۔ ہم اس دردناک حادثہ میں غریب مرحوم کے براہ کبر صاحبزادہ مولوی حافظ محمد امجد شاہ صاحب قیصر اور دیگر متعلقین کے ساتھ قلبی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا میں کہ رب العزت ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ صاحبزادہ مرحوم کو ان کے والدین حضرت شیخ الحدیث کے مزار مبارک کے قریب (دوبہنیں) دفن کیا گیا۔ (مدیر)